بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE BLACK STONE AT MECCA

By

Rev.S.M.Zwemer

حجرِ اسود

اورزمانوں کی چٹان

حجرِاسود کی تصویر

علامہ سیموئیل زوئیمر

1931

Urdu

July.31.2006

www.muhammadanism.org

Zwemer, Samuel M. (1867-1952)

حجرِاسود

اس کتاب کے سرورق پر جس تصویر کو آپ دیکھ رہے ہیں وہ حجرِ اسود کی تصویر ہے جو علامہ اسبا نیولی نے جوایک مشہور مستشرق تھے اتاری تھی۔ ان کا لقب علی بک تھا لیکن اصلی نام جوان تھا۔ یہ ۱۸۰۳ء میں مکہ میں گئے۔ مسٹر بورکھاورت حجر اسود کے متعلق لکھتے ہیں کہ "حجراسود" کی شکل اہلیلچی (ہلیلہ کی شکل) ہے۔ لیکن اس کی اصل شکل کی حقیقت دریافت کرنا بے حد مشکل ہے کیونکہ ہرسال لاکھوں حاجی مسلمانوں کے چھونے اوربوسہ دینے سے اس کے نشان مٹ گئے ہیں۔ اس کا موجودہ رنگ گہرا سرخ مائل بہ سیاہی ہے۔ اسکی چاروں طرف چاندی کا گھیرا ہے جو چاندی کے لٹکنوں کے ساتھ پیوست ہے"۔

برادرانِ اسلام کے نزدیک حجرِ اسود کے
چھونے اوربوسہ دینے کے فضائل

امام غزالی فرماتے ہیں کہ "اس کے بعد حجر اسود کے پاس جاؤ اپنے دہنے ہاتھ سے اس کو چھوؤ اوربوسہ لو اوریہ کہو کہ الٰہی میں نے اپنی امانت کوادا کیا اوراپنے عہد کو پورا کیا اورتومیری وفاداری کا گواہ رہ(احیاء علوم الدین جلد اول صفحہ ۱۷۸)۔

نیز فرماتے ہیں کہ " جب کوئی شخص حجر اسود کے پاس پہنچ جائے تویہ کہے الٰہی اپنی رحمت سے میرے گناہوں کو بخشدے ۔ میں اس گھر کے مالک کے پاس قرض، فقیری، سینہ تنگی اورعذاب قبر سے پناہ لیتا ہوں"(احیاعلوم الدین جلد اول صفحہ ۱۷۹)۔

حضرت عمر بن الخطاب" جب حجرِ اسود کے پاس آئے توآپ نےاس کو بوسہ دیا اورفرمایاکہ میں جانتاہوں کہ تومحض ایک پتھر ہے جونہ تو نقصان پہنچاسکتاہے اورنہ فائدہ دے سکتاہے اگرمیں آنحضرت صلعم کو تجھے بوسہ دیتے

نہ دیکھتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا(بخاری جلد دوم صفحہ ۱۴۹)۔

امام فخر رازی رلکھتے ہیں کہ :

" قال علیه السلام الرکن والمقام یاقوتتان من یواقیت الجنته طمس الله نورهما ولاله ذالك الاضاء امابین المشرق والمغرب وما مسهما ذوعاهته ولا سقیم الاشفی وفی حدیث ابن عباس رضی الله عنه قال علیه السلام نه کان اشد بیا ضاًمن الثلج فسودته خطا یا اہل الشرك وعن ابن عباس قال علیه السلام لیا تین هذا الی جریوم القیامته له عینان یبصرون بهما ولسان ینطق به ویشهد علی من استلمه بحق" ترجمہ : آنحضرت صلعم نے فرمایاکہ رکن اورمقام جنت کے یاقوتوں میں سے دویاقوت ہیں۔ اگرخدا ان کے نورکونہ مٹاتا تو مشرق سے لے کرمغرب تك کو روشن کرتے جو بیماراورناتندرست شخص ان کو چھوئیگا وہ شفا پائیگا۔ اورابن عباس کی حدیث میں آیاہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایاکہ حجراسود برف سے بھی زیادہ سفید تھا۔لیکن مشرکوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کردیا۔ ابن عباس یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایاکہ قیامت کے دن اس پتھرکی دوآنکھیں ہونگی جن سے وہ دیکھ سکیگا اوراس کی زبان ہوگی جس سے وہ بول سکے گا پس وہ ہراس شخص کی شہادت دیگا جس نے اس کو بوسہ دیا ہے اورچھوا ہے" (تفسیررازی ، جلد اول صفحہ ۴۸۴)۔

مناسك الحج کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

وقال النبی صلعم الحجرالا سودیمین الله فی الارض یصا فح بہا عبادہ کما یصافح احد کمہ اخاہ ومن لمہ یدرك بعته رسول الله صلعم واسلم الحجر فقد بابیع الله" ترجمہ : آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ زمین پر حجراسود خدا کا دہنا ہاتھ ہے جس کے ساتھ اپنے بندوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے جس طرح تم اپنے بھائی کے مصافحہ کرتے ہو اورجس شخص نے آنحضرت کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی لیکن حجر اسود کو چھوا اوربوسہ دیا ہے اُس نے خدا کے ہاتھ پر بیعت کی"(مناسك الحج صفحہ ۲۹تا ۳۰)۔

حجراسود کے متعلق جوکچھ مسلمان بھائیوں کی کتابوں میں مذکورہے یہ ان کا خلاصہ ہے اس کی تاریخ کے متعلق وہ یہ کہتےہیں کہ جس دن خدا نے آدم کو خلق کیا اسی

دن حجر اسود آسمان سے اُترا (تفسیر رازی جلد اول صفحہ ۴۸۴)۔

اسی طرح تمام مذاہب میں کچھ نہ کچھ قابل تعظیم پتھرہیں جن میں سے بعض کو بطوربُت پرستش ہوتی ہے جس طرح بت پرست کرتے ہیں۔ اوربعض کو بطوریادگاری اس کی اصلی حالت پر رہنے دیتے ہیں۔ لیکن بعد کے لوگ خدا کے طورپراس کی پرستش کرتے اوراُن کو اپنے خدا مانتے ہیں۔خدا ہمیں اس سے بچائے۔

لیکن بائبل مقدس میں خدا نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس قسم کی تمام پرستش سے منع کیا اورحکم دیا ہے کہ جوشخص خداکے سواکسی اورچیز کی پرستش کرے وہ سنگسارکیا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

تواپنے لئے کوئی مورت یاکسی چیز کی صورت جواوپرآسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا توان کے آگے اپنے تئیں مت جھکا اورنہ ان کی عبادت کرکیونکہ میں خدائے برترتیرا خدا ہوں" (خروج ۴ : ۵)۔

باوجود ان سب کے بائبل مقدس میں خدا نے اپنے آپ کو اوراپنے کلمہ یعنی حضرت عیسیٰ صلعم کو تمثالاً کونے کا پتھر اورزمانوں کی چٹان کہا ہے جس کے تین سبب ہیں (۱) اس کا تغیرپذیر نہ ہونا (۲) اسکا ایمان کی بنیاد ہونا (متی ۷ : ۲۴)(۳) ایمان داروں کے لئے اس کا ملجاء ماوا ہونا۔ ان تینوں باتوں کوآپ ذیل کی آیات میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

زمانوں کی چٹان

" کہ وہ چٹان ہے اس کا کام کامل ہے کہ اس کی سب راہیں راست ہیں۔ خدا سچا ہے اوربدلا سے مُبرا ہے وہ صادق اوربرحق ہے" (استشنا ۳۲: ۴)۔

"کیونکہ ان کی چٹان ایسی نہیں جیسی ہماری چٹان ہے اوریہ بات ہمارے دشمن بھی جانتے ہیں(استشنا ۳۲: ۳۱)۔

" اورکہیگا کہ ان کے وہ معبود اورچٹان کہ جن کا انہیں بھروساتھا کیا ہوئے" (استشنا ۳۲ : ۳۷)۔

" خداوند میری چٹان اور میرا چھڑانے والا ہے" (۲ سیموئیل ۲۲ : ۲)۔

" خداوند کے سوا خدا کون ہے ؟ اورہمارے خدا کو چھوڑکے چٹان کون ہے" (زبور۱۸: ۳۱)۔

" وہی اکیلا میری چٹان اورمیری نجات ہے وہی میرا مضبوط قلعہ ہے مجھ کو شدت سے جنبش نہ ہوگی" (زبور۶۲ ؛۲)۔

" اورمیں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اورعالم رواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئینگے" (متی ۱۶؛ ۱۸)۔

" یہ وہی پتھر ہے جسے تم معماروں نے حقیر جانا اوروہ کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا" (اعمال ۴ باب ۱۱آیت)۔

دیکھو میں صیون میں کونے کے سرے کا چنا ہوا اور قیمتی پتھر رکھتا ہوں جو اس پر ایمان لائے گا ہرگز شرمندہ نہ ہوگاپس تم ایمان لانے والوں کے لئے تو وہ قیمتی ہے مگر ایمان نہ لانے والوں کے لئے جس پتھر کو معماروں نے ردکیاوہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیااورٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان ہواکیونکہ وہ نا فرمان ہوکر کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں اوراسی کے لئے مقرربھی ہوئے تھے" (۱پطرس ۲ باب ۶تا ۸آیت)۔

" اگر تم نے پروردگار کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے اُس کے یعنی آدمیوں کے رِد کئے ہوئے پر پروردگار کے چنے ہوئے اورقیمتی زندہ پتھر کے پاس آکر۔ تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھربنتے جاتے ہو تاکہ اماموکا پاک جماعت بن کر ایسی روحانی قربانیاں پیش کرو جو سیدنا عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے پروردگار کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں" (۱پطرس ۲ باب ۳تا ۵)۔

آیت ذیل میں حضرت موسیٰ کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب انہوں نے معجزانہ طورپر چٹان سے پانی نکالا تاکہ بنی اسرائیل بیابان میں اس سے سیراب ہوں"اورسب نے ایک ہی روحانی پانی پیا کیونکہ وہ اس روحانی چٹان میں سے پانی پیتے تھے جواُن کے ساتھ چلتی تھی اوروہ چٹان مسیح تھا" (۱کرنتھیوں ۱۰ باب ۴آیت)۔

ایک ایماندار کی مناجات زمانوں کی چٹان کے آگے

ایھا القادی الغفور　ملجاء ی صخر الدھور
امح اثمی یا رحیم　انت عون لا ثیم
طھرنی بدماك　یا مجیباً من دعاك
انت غفار الذنوب　انت ستار العیوب
انت یا رب الھدیٰ　کن نفسی مرشدا
کی اعیش الدھر لك　طاھراً مثل ملك
ومتی جل الا جل　وانتھی کل عمل
فانلنی فی حماك　منزلا قرب سناك
ایھا الفادی الغفور　ملجاء صخر االدھور

ترجمہ : اے میرے فدیہ دینے والے اور بخشنے والے اور میری جائے پناہ اور زمانوں کی چٹان۔

اے رحیم میرے گناہ مٹا دے کیونکہ تو گنہگاروں کا مددگار ہے۔

اپنے خون سے مجھ کو پاک صاف کر کیونکہ جو تجھ کو پکارتا ہے تو اُس کی دعا سن لیتا ہے۔

تو گناہوں کا مٹانے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے۔

اے ہدایت کے خدا۔ تو میری رہنمائی کر۔

تاکہ میں اپنی زندگی فرشتوں کی طرح گزاروں۔

جب موت آجائے اور کاروبار موقوف ہو جائے تو تو مجھ کو اپنی حمایت میں لے جو تیرے جلال کے قریب ہو۔

اے میرے فدیہ دینے والے اور بخشنے والے تو ہی میری جائے پنا اور چٹان ہے۔

آپ کا دوست

سیموئیل زویمر